OPEN ACCESS

Al-Marjān Research Journal

Open Access
Al-Marjān
Research Journal
ISSN(E): 3006-0370
ISSN(P): 3006-0362
al-marjan.com.pk

The Methodology of Encouragement and Warning in Qur'anic Narratives: A Research Study

قرآنی قصص میں ترغیب وترہیب کا دعوتی منہج: تحقیقی مطالعہ

Authors Details

1. **Asma Waheed**
   Visiting lecturer, Lahore College for women university, Lahore, Pakistan.
2. **Dr Fariha Anjum** (Corresponding Author)
   Lecturer, Lahore College for women university, Lahore, Pakistan.
   Email: **Fariha.anjum@lcwu.edu.k**

Citation

Waheed, Asma, and Fariha Anjum. " The Methodology of Encouragement and Warning in Qur'anic Narratives: A Research Study. " *Al-Marjān Research Journal* 4, no.1, Jan-Mar (2026): 31– 42.

Submission Timeline

Received: Dec 05, 2025
Revised: Dec 19, 2025
Accepted: Dec 29, 2025
Published Online: Jan 07, 2026

Publication & Ethics Statement

Article QR

Published by *Al-Marjān Research Center*, Lahore, Pakistan.

© The Authors. No conflict of interest declared.

This is an open access article distributed under the terms of the **Creative Commons Attribution 4.0 International License (CC BY 4.0).**

ASIAN DIGITAL LIBRARY | INDEX COPERNICUS INTERNATIONAL | ISSN INTERNATIONAL STANDARD SERIAL NUMBER INTERNATIONAL CENTRE | HJRS HEC Journal Recognition System | DRJI Directory of Research Journal Indexing

The Methodology of Encouragement and Warning in Qur'anic Narratives: A Research Study

قرآنی قصص میں ترغیب وترہیب کا دعوتی منہج: تحقیقی مطالعہ

☆ اسماء وحید ☆ ڈاکٹر فریحہ انجم

Abstract

The Holy Qur'an, as the final divine revelation, stands as the ultimate code of life, guiding humanity from spiritual darkness to the light of truth and righteousness. Its miraculous style of expression is perfectly attuned to human intellect, emotion, and aesthetic taste, creating an intimate and personal connection with every reader—each admonition penetrates the heart, evoking the feeling that Allah is directly addressing the individual soul. Among the diverse methods of da'wah (invitation to Islam) adopted by the Qur'an in consideration of human nature, the dual approach of targhīb (encouragement/inspiration) and tarhīb (warning/deterrence) holds central importance. Targhīb inspires obedience to divine commands by highlighting Allah's pleasure, mercy, forgiveness, and the eternal delights of Paradise, while tarhīb deters sin, oppression, and disbelief through vivid descriptions of divine wrath and the torments of Hellfire. A major portion of this balanced methodology is realized through Qiṣaṣ al-Qur'ān—the narratives of past prophets, nations, and communities. These stories are not exaggerated historical accounts but are selectively and purposefully narrated to address the needs of the time, offering relevant lessons, arguments, and advice. The Qur'an employs these accounts to enable humanity to learn from history, avoid repeating the errors of past nations, adopt virtuous deeds, and abstain from evil. Every narrative embeds profound admonitions (ʿibrah) and practical moral lessons that awaken conscience, foster spiritual reform, and fulfill the purpose of human creation—worship and obedience to Allah. Prophets were commissioned as bearers of glad tidings (mubashshirīn) and warners (mundhirīn), combining hope with fear to awaken indifferent hearts and guide societies. Supported by prophetic traditions and classical scholarship, this Qur'anic approach remains a timeless and highly effective model of da'wah, moral education, spiritual motivation, and societal reform for all eras.

Keywords: Guidance · Targhīb & Tarhīb · Qur'anic Narratives · Lessons & Admonitions · Prophetic Stories · Moral Reform.

تعارفِ موضوع

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی آخری کتاب ہے جو انسان کو تاریکی سے نکال کر نور کی طرف رہنمائی کرتی ہے۔ اس کی تعلیمات آفاقی ہیں یعنی یہ انسان کے لیے ضابطہ حیات ہے۔ انسان اس کے مطابق زندگی گزارنے کا پابند ہے۔ یہی وجہ ہے کہ اس کا اسلوب بیان بھی انسانی فکر و نظر اور ذوق کے

☆ وزٹنگ لیکچرر، لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔
☆ لیکچرر، لاہور کالج فار ویمن یونیورسٹی، لاہور، پاکستان۔

مطابق ہے۔ انسان جب اسے پڑھتا ہے تو اسے محسوس ہوتا ہے کہ اس کی ایک ایک نصیحت اس کے دل میں اترتی جاتی ہے اور وہ سمجھتا ہے کہ یہ مجھ سے ہی ہم کلام ہے۔ قرآن مجید کا اسلوب بیان اس انداز کا ہے کہ ہر نفس کو فرداً فرداً یکساں طور پر متاثر کرتا ہے۔ قرآن مجید نے انسان کی فطرت کو دیکھتے ہوئے مختلف اسالیب دعوت اپنائے۔ جن میں ایک اسلوب ترغیب ہے۔ جس سے مراد ہر وہ طریقہ ہے جو قرآن کے مخاطبین کو دعوت اور حق کی قبولیت اور اس پر ڈٹ جانے پر اُبھارے۔ ترغیب اللہ تعالیٰ کے احکام کی بجاآوری یعنی اوامر کی تعمیل اور نواہی سے اجتناب پر اللہ کی رضا کے حصول اور انعام واکرام سے سرفرازی کی خوشخبری سنانے کا نام ہے۔[1]

قرآن کریم میں جہاں جہاں انسان کو ترہیب دلائی گئی ہے وہاں انسان کو ترغیب بھی دی گئی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ انسان کو برے اعمال اور اطاعت سے انکار پر عذاب الیم سے ڈرایا گیا ہے تو اس کے ساتھ آخرت کی نعمتوں کا شوق بھی دلایا گیا ہے۔ قرآن کریم میں اس قسم کی بہت سی آیات ہیں کہ جہاں گناہ وبربریت اور ظلم کو جاری رکھنے کی صورت میں اللہ کے غصے کی وضاحت کر دی گئی ہے وہاں مومنوں سے قیامت کے دن رحمت، مغفرت اور نعمت کے باغوں کا وعدہ بھی کیا گیا ہے۔ عبد الکریم زیدان لکھتے ہیں:

”ترغیب کی اصل بنیاد یہ ہے کہ لوگوں کو اللہ کی رضا، اس کی رحمت اور آخرت میں اس کے ثواب کی یاد دلائی جائے۔“[2]

آپ ﷺ اللہ کے حکم سے نیک لوگوں کو خوشخبریاں سناتے ہیں جیسا کہ سورۃ یونس میں اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿وَبَشِّرِ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اَنَّ لَهُمْ قَدَمَ صِدْقٍ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۔۝﴾[3]

”اور مومنوں کو خوشخبری دے دیجیے کہ ان کا ان کے رب کے نزدیک بلند مقام ہے۔“

انبیاء ورسل کی ذمہ داری یہ ہے کہ وہ لوگوں کو اللہ کی طرف بلائیں۔ جنت کی خوشخبریاں دیں اور جہنم سے ڈرائیں۔ سورۃ الانعام میں ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿وَمَا نُرْسِلُ الْمُرْسَلِيْنَ اِلَّا مُبَشِّرِيْنَ وَمُنْذِرِيْنَ ۔۝ فَمَنْ اٰمَنَ وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ﴾[4]

”اور ہم اپنے انبیاء اور رسل صرف اس لیے بھیجتے ہیں تاکہ وہ انسانوں کو خوشخبری سنائیں اور جہنم سے ڈرائیں، پس جو لوگ ایمان لائیں گے اور عمل صالح کریں گے انہیں نہ کوئی خوف ہو گا اور نہ وہ غمگین ہوں گے۔“

اللہ تعالیٰ نے اپنے بندوں کی ہدایت کے لیے انبیاء کرام علیہ السلام کو مبعوث فرمایا۔ جنہوں نے اللہ کے حکم سے سیدھے رستے کی طرف رہنمائی فرمائی، قوم کو اللہ تعالیٰ کے پیغامات پہنچائے۔ انہیں اچھے اعمال کے ذریعہ جنت کی نعمتوں کی اُمید دلائی اور منکرین کے برے انجام کا ذکر کر کے ان کا ہر طرح کا عذر ختم کر دیا۔ اب کوئی شخص یہ دعویٰ نہیں کر سکتا کہ اس کے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا۔ جمعہ امین عبد العزیز اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

”ترہیب سے پہلے ترغیب دی جاتی تاکہ غافل دل کھل جائیں اور اندھی آنکھیں دیکھنا شروع کر دیں اور بہرے کان سننا شروع ہو جائیں اور دل اس نیکی کا شوق رکھنا شروع کر دیں جس کا وہ انتظار کرتے ہیں پس وہ اس نیکی کی طرف کھنچے چلے

---

[1] Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, al-Mukhtaṣar fī al-Targhīb wa-l-Tarhīb (mutarjim: Muḥammad Khālid Sayf), (Mumbāy: Dār al-ʿIlm, 2007), 25.
[2] ʿAbd al-Karīm Zaydān, Uṣūl al-Daʿwah (1396 AH), 421.
[3] Yūnus 10:2.
[4] al-Anʿām 6:48.

جائیں اور اس نیکی کو کرنا اس پر بوجھل ثابت نہ ہو اسی وجہ سے ترغیب کے ساتھ ہی نیکیوں کی طرف چلا جاتا ہے جہاں اس پر اللہ کی رحمتوں کا شعور پیدا ہوتا ہے۔"[5]

ترغیب سے انسان کی تخلیق کا مقصد پورا ہو جاتا ہے کیونکہ انسان کی تخلیق کا مقصد عبادت ہے اور قرآن کریم میں انسان کو مختلف طریقوں سے عبادات کی ادائیگی کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے دعا میں اصرار اور رغبت کے اظہار اختیار کرنے کی تاکید فرمائی۔ آنحضور ﷺ کا ارشاد ہے:

قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: ((إِذَا دَعَا أَحَدُكُمْ فَلْيَعْزِمِ الْمَسْأَلَةَ، وَلاَ يَقُولَنَّ: اللَّهُمَّ إِنْ شِئْتَ فَأَعْطِنِي، فَإِنَّهُ لاَ مُسْتَكْرِهَ لَهُ))[6]

"جب تم میں سے کوئی شخص دعا کرے تو یہ نہ کہے: اے اللہ اگر تو چاہے تو مجھے بخش دے بلکہ وہ پختگی اور اصرار سے سوال کرے اور بڑی رغبت کا اظہار کرے کیونکہ دینے کے لیے اللہ کے لیے کوئی چیز بڑی نہیں ہے۔"

ترغیب وترہیب کو موعظت کا نام بھی دیا گیا ہے۔ یعنی اس سے مراد یہ ہے کہ مدعو سے ایسی باتیں کہی جائیں جو اس کے دل میں حق کو قبول کرنے کا شوق پیدا کریں اور حق کو قبول نہ کرنے کے انجام سے خوفزدہ کریں۔[7]

قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے انسانوں کی ہدایت کے لیے جو مختلف معجزانہ اسلوب بیان اختیار فرمائے ہیں ان میں سے ایک قصص القرآن ہے۔ ان میں گزشتہ قوموں کے واقعات کے ذریعے ان کے نیک وبد اعمال کے ثمرات ونتائج کو یاد دلایا گیا ہے اور عبرت وبصیرت کا سامان مہیا کیا گیا ہے۔ انسان فطرتاً قصص کی جانب مائل ہوتا ہے اور ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔ قرآن مجید نے انسان کی فطرت کو دیکھتے ہوئے سابقہ قصص کو بیان کر کے عمل کے لیے اُبھارا ہے اور ان میں مثالی نمونہ پیش کر کے اور وعظ ونصیحت کے ذریعے انسان کی تربیت کی ہے۔ توجہ اور شوق کو ابھارنے میں اہم واقعات بھی بڑا کردار ادا کرتے ہیں۔ ان کا مقصد یہ ہے کہ انسان ان سے عبرت حاصل کر لے جیسا ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ﴾[8]

"البتہ ان لوگوں کے حالات میں عقل مندوں کے لیے عبرت ہے۔"

قرآن کریم کے قصص کا سلسلہ بیشتر گزشتہ اقوام اور ان کی جانب بھیجے ہوئے پیغمبروں سے وابستہ ہے۔ یہ قصص انسان کی راہِ راست کی طرف رہنمائی کرتے ہیں۔

مبحث اول: قصص القرآن

قصہ کی جمع قصص ہے جس سے مراد قرآن مجید کے وہ عبرت انگیز قصے ہیں جو اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول ﷺ کے ذریعے بیان فرمائے۔ پہلی امتوں کے احوال، انبیائے سابقین، حادثات اقوام ذکر فرمائے۔ پھر قوموں، قبیلوں، بستیوں کے احوال بھی تاریخی طور پر بیان کیے جنہیں قصص القرآن کہا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿كَذٰلِكَ نَقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ مَا قَدْ سَبَقَ ۚ﴾[9]

---

[5] Jumʿah Amīn ʿAbd al-ʿAzīz, al-Daʿwah: Qawāʿid wa-Uṣūl (Dār al-Daʿwah, 1999), 214.
[6] Muslim, Abū al-Ḥasan Muslim ibn al-Ḥajjāj al-Qushayrī, al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, al-Riyāḍ: Dār al-Salām, 2000. Kitāb al-Dhikr wa-l-Duʿāʾ wa-l-Tawbah wa-l-Istighfār, Bāb al-ʿAzm bi-l-Duʿāʾ wa-lā yaqūl in shiʾta, ḥadīth no. 6811.
[7] ʿAbd al-Hādī ʿAbd al-Khāliq al-Madanī, Uṣūl al-Daʿwah (al-Saʿūdiyyah: Dāʿī Aḥsāʾ Islamic Center, s.n.), 26.
[8] Yūsuf 12:111.
[9] Ṭā Hā 20:99.

"اور اس طرح ہم تم سے وہ حالات بیان کرتے ہیں جو گزر چکے ہیں۔"

حافظ ابن کثیر نے قصص الانبیاء میں اس طرح بیان کیا ہے:

"انبیاء کرام علیہ السلام کے حالات قرآن کریم سے پہلے دیگر الہامی کتابوں میں بھی بیان کیے گئے تھے مگر چونکہ وہ کتب تحریف کا شکار ہو گئیں اس لیے قابل اعتماد نہ رہیں۔ البتہ قرآن کریم میں متعدد مقامات پر کہیں مختصر اور کہیں طویل انبیا کرامؑ کے قصے بیان کیے گئے ہیں جن کا مقصد جہاں لوگوں کو ان برگزیدہ پیغمبروں کے حالات سے آگاہ کرنا ہے وہاں انہیں عبرت ونصیحت پکڑنے کی دعوت دینا بھی ہے۔ انبیاعلیہ السلام کے انہی ایمان افروز حالات وواقعات کو قصص الانبیاء سے تعبیر کیا جاتا ہے۔"[10]

عربی زبان میں بیان کی گئی باتوں اور خبروں کو "قصہ" سے تعبیر کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ہمیں گزشتہ قوموں کی جو خبریں دی ہیں انہیں "قصص" کے لفظ سے تعبیر کیا گیا ہے۔[11]

مبحث ثانی: قرآنی قصوں کی اقسام

قرآن کریم میں جو واقعات بیان ہوئے ہیں ان کو تین قسموں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

I۔ انبیاعلیہ السلام کے قصے:

پہلی قسم انبیاعلیہ السلام کے قصے ہیں۔ انبیاء علیہ السلام نے اپنی قوم کو جو دعوت دی اس کو بیان کیا گیا ہے انبیاء علیہ السلام کے معجزات جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے ان کی تائید فرمائی۔ دشمنوں کے موقف کو بیان کیا گیا ہے۔ دعوت کے مختلف مراحل اور اس کے ارتقاء کا ذکر کیا گیا ہے۔ مؤمنین اور مکذبین کا انجام بیان کیا گیا ہے۔ شاہ ولی اللہ نے اس کی تقسیم اس طرح بیان کی ہے:

I. حضرت آدم علیہ السلام کی مٹی سے پیدائش کا واقعہ، فرشتوں کے سجدے کرنے اور شیطان کے متکبرانہ انکار اور اس کے ملعون قرار دیئے جانے کا واقعہ، اس کے بعد بنی آدم کی گمراہی کے سلسلہ میں ملعون شیطان کی کوششوں کے واقعات۔
II. حضرت نوح علیہ السلام حضرت ہود علیہ السلام حضرت صالحؑ حضرت لوطؑ اور حضرت شعیبؑ کے توحید باری تعالیٰ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے متعلق اپنی اپنی قوموں کو دعوتِ اسلام دینا۔
III. حضرت موسیٰ علیہ السلام اور فرعون کے ساتھیوں کے درمیان پیش آنے والے واقعات، حضرت موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کے درمیان معاملات، اس قوم کی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ساتھ زیادتیاں اور زبردستیاں، اللہ کا ان بدبختوں پر عذاب نازل کرنے کے لیے آمادہ ہونا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کی متعدد بار اور مختلف اوقات میں نصرت وحمایت کرنا۔
IV. حضرت داؤدؑ اور حضرت سلیمانؑ کے قصے، ان کی بزرگیوں اور ان کی نشانیوں کے تذکرے، حضرت ایوبؑ اور حضرت یونسؑ کی مصیبتیں اور پھر ان کے اوپر اللہ تعالیٰ کی رحمت کا ظہور، جناب زکریاؑ کی دعا کا بارگاہ الٰہی میں مقبول ہونا اور حضرت عیسیٰؑ کی ولادت کا عجیب قصہ۔ ان کا بغیر باپ کے پیدا ہونا ان کا گھوارے میں گفتگو کرنا اور ان سے مختلف قسم کے معجزات کا ظہور میں آنا۔

[10] Ibn Kathīr, Qiṣaṣ al-Anbiyāʾ (mutarjim: ʿImrān Ayyūb), (Fiqh al-Ḥadīth Publications, 2007), 6.
[11] ʿUmar Sulaymān al-Ashqar, Qiṣaṣ al-Ghayb (Dār al-Nafāʾis, 2007), 5.

ان تمام قصوں کو کہیں مفصل اور کہیں اجمالی طور پر بیان کیا گیا ہے۔ مندرجہ ذیل قصے ایسے ہیں جنہیں قرآن مجید میں صرف ایک دو بار بیان کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے۔

- حضرت عیسیٰؑ کے آسمان پر اُٹھائے جانے کا واقعہ
- حضرت ابراہیمؑ کا نمرود کے ساتھ مناظرہ، ذبح کیے جانے کے بعد پرندوں کے دوبارہ زندہ ہونے کا منظر، حضرت اسماعیلؑ کے ذبح ہونے کا واقعہ
- حضرت یوسفؑ کا قصہ
- حضرت موسیٰؑ کی ولادت، ان کا دریائے نیل میں ڈالا جاتا، ان کا ایک قبطی کو قتل کر ڈالنا، مدین کی طرف سفر، مدین میں شادی، درخت پر آگ کی روشنی دیکھنا، اس سے باتیں سننا، گائے کے ذبح کا قصہ۔[12]

انبیاءؑ کے ان قصوں سے انبیا کرامؑ کا اسلوبِ دعوت اور دعوت میں حائل رکاوٹوں سے آگاہی حاصل ہوتی ہے۔ قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے جگہ جگہ ان پاکیزہ نفوس کا واقعاتی انداز میں ذکر فرمایا ہے جس کا مقصد آپ ﷺ کو سابقہ انبیاء واقوام کے حالات سے باخبر رکھنا اور آپ کو تسلی دینا ہے۔

ii۔ سابق قوموں کے واقعات

قرآن مجید میں ان اقوام کا ذکر کیا گیا ہے جن کی طرف انبیا کرامؑ مبعوث ہوئے اور انہوں نے اپنی قوم کو اللہ کی طرف بلایا۔ نصیحت کے لیے اقوام عالم میں سے قرآن مجید نے صرف انہی اقوام کو منتخب کیا جن کی تاریخ سے اس دور کے لوگ واقف تھے اور جن کا ذکر وہ اجمالی طور پر پہلے سن چکے تھے۔ قرآن مجید میں انبیاؑ کے علاوہ قرآن مجید میں سابقہ اقوام کے حالات واقعات بھی بیان ہوئے ہیں اور ان افراد کا ذکر بھی کیا گیا ہے جن کی نبوت ثابت نہیں۔ انبیا کرامؑ کے علاوہ مندرجہ ذیل اقوام کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے۔

۱۔ اصحاب الجنۃ	۲۔ حضرت ذوالقرنین
۳۔ حضرت لقمان	۴۔ اصحاب الکھف والرقیم
۵۔ اصحاب الرس	۶۔ قوم سباء
۷۔ اصحاب القریہ	۸۔ اصحاب الاخدود
۹۔ اصحاب السبت	۱۰۔ اصحاب الفیل

ان قصوں کے درمیان علم و حکمت کے بے شمار خزانے پوشیدہ ہیں اور ان کی ہر آیت انسان کی زندگی کے ان گنت مسائل پر صحیح اور بہترین رہنمائی عطا کرتی ہے۔

iii۔ مستقبل کے واقعات

قرآن کریم نے پیشگوئی کے طور پر مستقبل کے واقعات ذکر فرمائے۔ اس قسم کے واقعات میں قیامت کی نشانیاں، قیامت کے احوال، حشر و نشر کا منظر، دوزخ کی ہولناکیاں اور جنت کی دلفریبیاں بیان کی گئی ہیں۔ قیامت سے پہلے زمین سے ایک بولتے ہوئے جانور کا نمودار ہونا، یاجوج وماجوج کا خروج ہو، صور اسرافیل، سوال و جواب اور جہنمیوں کے باہمی مکالمے قرآن مجید میں متعدد جگہوں پر موجود ہیں۔ اس کے علاوہ وہ واقعات و

[12] Shāh Walī Allāh al-Dihlawī, al-Fawz al-Kabīr fī Uṣūl al-Tafsīr (mutarjim: Prof. Mawlānā Muḥammad Rafīq Chawdhry), (Lāhaur: Maktabah Qurʾāniyyāt), 47–48.

حوادث جو رسول کے زمانے میں وقوع پذیر ہوئے جیسے سورۃ آل عمران میں غزوۂ بدر اور اُحد، سورۃ التوبہ میں غزوہ حنین و تبوک اور سورۃ الاحزاب میں غزوۂ خندق، ہجرت، معراج وغیرہ بھی قرآن کریم میں بیان کیے گئے ہیں۔

مبحث ثالث: قرآنی قصص کے مقاصد

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بہت سے بہترین اور خوبصورت واقعات بیان فرمائے ہیں جن میں بے شمار حکمتیں اور عبرتیں پوشیدہ ہیں۔ ان واقعات کو بیان کرنے کے کئی مقاصد ہیں جن میں کچھ یہ ہیں۔ اس کا ایک مقصد آنحضور ﷺ کو پہلے انبیاء اور پہلی اقوام کے قصص سے باخبر کرنا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ اَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ هٰذَا الْقُرْاٰنَ ۖ وَاِنْ كُنْتَ مِنْ قَبْلِهٖ لَمِنَ الْغٰفِلِيْنَ﴾[13]

"ہم آپ ﷺ کے سامنے بہترین بیان پیش کرتے ہیں کہ اس کہ ہم نے آپ کی جانب یہ قرآن وحی کے ذریعے سے نازل کیا اور اس سے پہلے آپ یقیناً بے خبر تھے۔"

مزید ارشادِ الٰہی ہے:

﴿وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا رُسُلًا مِّنْ قَبْلِكَ مِنْهُمْ مَّنْ قَصَصْنَا عَلَيْكَ وَمِنْهُمْ مَّنْ لَّمْ نَقْصُصْ عَلَيْكَ ۗ﴾[14]

"یقیناً ہم نے آپ ﷺ سے پہلے بھی بہت سے رسول بھیج چکے ہیں، جن میں سے بعض کے واقعات ہم آپ کو بیان کر چکے ہیں اور ان میں سے بعض کے قصے تو ہم نے آپ کو بیان ہی نہیں کیے۔"

قرآن کریم میں بیان کردہ تمام قصے حق اور سچ پر مبنی ہیں۔ اصحابِ کہف کے متعلق ارشاد فرمایا:

﴿نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ نَبَاَهُمْ بِالْحَقِّ﴾[15]

"ہم ان کا صحیح واقعہ آپ ﷺ کے سامنے بیان فرما رہے ہیں۔"

اللہ کی طرف سے بیان کیے گئے یہ واقعات سچائی کا درس دیتے ہیں۔ ان میں کسی قسم کے شک و شبے کی گنجائش نہیں۔ ان کا مقصد نبی ﷺ کو تسلی اور تسکین پہنچانا بھی ہے۔ ارشادِ ربانی ہے:

﴿وَكُلًّا نَّقُصُّ عَلَيْكَ مِنْ اَنْۢبَاۗءِ الرُّسُلِ مَا نُثَبِّتُ بِهٖ فُؤَادَكَ ۚ وَجَاۗءَكَ فِيْ هٰذِهِ الْحَقُّ وَمَوْعِظَةٌ وَّذِكْرٰي لِلْمُؤْمِنِيْنَ﴾[16]

"رسولوں کے سب احوال ہم آپ ﷺ کے سامنے آپ کے دل کی تسکین کے لیے بیان فرما رہے ہیں آپ کے پاس اس صورت میں حق پہنچ چکا جو مومنوں کے لیے نصیحت اور وعظ ہے۔"

یہ واقعات انسان کو نصیحت و عبرت دلانے کے لیے ہیں جیسا کہ ارشادِ الٰہی ہے:

﴿لَقَدْ كَانَ فِيْ قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّاُولِي الْاَلْبَابِ ۭ مَا كَانَ حَدِيْثًا يُّفْتَرٰى وَلٰكِنْ تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ وَّهُدًى وَّرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ﴾[17]

---

[13] Yūsuf 12:3.
[14] Ghāfir 40:78.
[15] al-Kahf 18:13.
[16] Hūd 11:120.
[17] Yūsuf 12:111.

"اہل فہم کے لیے ان اقوام کے قصص میں بڑی عبرت ہے۔ قرآن کوئی گھڑی ہوئی بات تو ہے نہیں، یہ تو تصدیق کرنے والا ہے اس کی جو اس سے قبل نازل ہو چکا ہے اور تفصیل کرنے والا ہے ہر چیز کا اور ایمان والوں کے حق میں ہدایت اور رحمت ہے۔"

اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو اس بات کا حکم دیا ہے کہ آپ ﷺ لوگوں کو ایسے قصے سنائیں جن کا آپ کو علم ہے تاکہ یہ لوگ گزشتہ قوموں کے احوال میں غور و فکر کرنے کے ساتھ اپنا جائزہ بھی لیں اور عبرت حاصل کریں۔عبد الرؤف ظفران قصص کے مقاصد بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں:

"ان قصوں کے بیان کرنے سے قرآن کریم کا مقصود تاریخ نگاری نہیں ہے بلکہ وہ ان قصوں کو یاد دلا کر ایک طرف تو تذکیر و موعظت کا سامان مہیا فرماتا ہے اور مسلمانوں کو انبیاء کرامؑ کی دعوت و عزیمت سے سبق لینے پر مجبور کرتا ہے اور دوسری طرف یہ واضح کر دینا چاہتا ہے کہ سابقہ قوموں اور امتوں کے یہ بصیرت افروز سچے واقعات اس ذات گرامی ﷺ کی زبان پر جاری ہو رہے ہیں جو بالکل امی ہے اور اس نے آج تک کسی کے پاس رہ کر اس قسم کا کوئی علم حاصل نہیں کیا۔اس لیے یقیناً اسے اللہ کی طرف سے باخبر کیا جاتا ہے۔"[18]

انسانی فطرت ہے کہ وہ کہانیوں اور داستانوں کو پڑھ کر اپنے اندر ایک باطنی تاثر محسوس کرتا ہے، ایک سلیم الفطرت شخص اپنے ارد گرد پیش کردہ حادثات و سانحات میں غور کرتا ہے۔ ان قصائص کی ایک خوبی یہ ہے کہ عام اور خاص دونوں کے لیے دلچسپی کا سامان رکھتے ہیں۔ ایک عام شخص ان کے ظاہری پہلو سے متاثر ہوتا ہے تو ایک عالم ان کی گہرائی میں اتر کر اپنے علم کو ارتقا پذیر ہوتے دیکھتا ہے۔ مثال کے طور پر قصہ آدم علیہ السلام و ابلیس میں ایک عام شخص کے لیے اس میں دلچسپی، تذکیر، وعظ و نصیحت کا پورا سامان موجود ہے۔ لیکن دوسری طرف ایک عالم اسی قصے سے حسد و کینہ جیسی اخلاقی برائیوں کی تفصیل اخذ کرتا ہے۔ قرآن کریم میں ایک ہی قصے کو بعض اوقات کئی کئی مرتبہ دہرایا گیا ہے اور تقدیم و تاخیر کے ساتھ مختلف صورتوں میں اس کو بیان کیا گیا ہے۔ بعض اوقات ایک نبی کا واقعہ بھی قرآن کریم میں یکجا نہیں ہوتا بلکہ اس کے متفرق حصے مختلف مقامات پر مذکور ہیں جس موقع پر جس پیغمبر کے واقعے کی ضرورت پیش آئی اسی موقع پر اسی کو نازل کیا گیا۔ ایک ہی مفہوم کو ایسے معجزانہ انداز میں ظاہر کیا جاتا ہے کہ ان اسالیب میں سے کسی انداز بیان کی مثال پیش کرنے سے تمام بلغآء عرب عاجز آ گئے۔ ایک ہی قصہ کی شان کا ایسا اہتمام کہ وہ قصہ دل میں درس عبرت کو جاگزیں کر دے جیسے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ فرعون کے ساتھ مختلف اسالیب کے ساتھ بیان ہوا ہے تاکہ فرعون کسی انداز کے ساتھ عبرت حاصل کر لے۔

قرآن مجید میں قصص کا یہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے کہ ان کو متعدد مقامات پر دہرایا گیا ہے۔ حفظ الرحمن سیوہاروی لکھتے ہیں:

"قرآن مجید میں تکرار پائی جاتی ہے کہ سامعین کے دل میں وہ گھر کر سکیں اور فطری اور طبعی رجحانات کی طرف متوجہ کیا جا سکے اور یہ جب ہی ممکن ہے کہ ایک بات کو مختلف پیرایہ بیان اور مناسب حال اسلوب نگارش سے بار بار دہرایا جائے۔"[19]

قرآنی قصص کو قرآن مجید میں تکرار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے جس سے اعجازِ قرآنی کا مظاہرہ ہوتا ہے۔ انسان کی نفسیات کا تقاضا ہے کہ وہ ایک ہی بات کو بار بار سننے سے اکتا جاتی ہے اور اچھے خاصے واقعے میں کوئی لطف محسوس نہیں ہوتا۔ قرآن مجید ایک ہی واقعے کو بار بار بیان کرتا ہے تو اس

[18] ʿAbd al-Raʾūf Ẓafar, ʿUlūm al-Qurʾān (Nashriyāt, al-Ḥamd Market, 2017), 277.
[19] Saywāharvī, Ḥifẓ al-Raḥmān, Qiṣaṣ al-Qurʾān (Idārah Ishāʿat Dīniyyāt, s.n.), 9.

میں ہر بار نئی لذت اور نیا کیف محسوس ہوتا ہے۔ یہ بات انسان کو بے ساختہ اس نتیجے تک پہنچنے پر مجبور کر دیتی ہے کہ یہ کلام کسی بشری دماغ کا جنم دیا ہوا نہیں ہے بلکہ خالق کائنات کا کلام ہے۔

مبحث رابع: قرآنی قصص اور ترغیبِ اعمال۔۔۔ باہمی تعلق

قرآنی قصص کا ترغیب اعمال کے تعلق ذیل میں بیان کیا جا رہا ہے:

- شیطان نے جب حضرت آدمؑ کو سجدہ کرنے سے انکار کر دیا تو وہ اللہ تعالیٰ کی ناراضگی کا سبب بنا۔ اس نے غرور و تکبر کی بناء پر اللہ کے حکم کا انکار کر دیا جس وجہ سے وہ ملعون ٹھہرا۔ سورۃ الاعراف میں فَاهْبِطْ مِنْهَا [20] کے الفاظ استعمال فرمائے۔ یعنی جنت سے اتر جا۔ جس سے معلوم ہوتا ہے کہ پہلے وہ آسمان پر تھا وہاں سے اسے نیچے اتر جانے کا حکم دیا گیا اور اس مقام و مرتبہ سے بھی محروم کر دیا گیا جو اسے دیا گیا تھا۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ غرور و تکبر اللہ کو بالکل پسند نہیں ہے اس کو کرنے کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ کا دیا گیا مقام و مرتبہ بھی چھین لیتا ہے۔ اس قصے سے اللہ کی اطاعت کرنے اور غرور و تکبر سے بچنے کی ترغیب ملتی ہے۔
- حضرت نوحؑ کے قصے سے ایمان لانے اور پھر اس پر ڈٹے رہنے کی ترغیب ملتی ہے کیونکہ ایمان لائے بغیر کسی شخص کی بھی نجات ممکن نہیں ہے۔ خواہ بہت گہری اور مضبوط قرابت داری۔ ہر شخص اپنے قول و فعل کا ذمہ دار ہے۔ اگر کوئی شخص ایمان نہیں لاتا تو پھر ناکامی اس کا مقدر بنے گی۔ حضرت نوحؑ کا بیٹا اور بیوی ایمان کی نعمت سے محروم ہو کر کافر قوم کے ساتھ غرق ہو گئے۔ جس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ایمان باللہ اور نیک اعمال ہی جنت میں لے جانے اور کامیابی حاصل کرنے کا ذریعہ ہیں۔
- قوم عاد کے قصے سے نبی ﷺ کی اطاعت کرنے اور ان کی تعظیم کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ کیونکہ جو قوم سرکش اور باغی ہو جاتی ہے اور بت پرستی پر قائم رہتی ہے وہ اللہ کے غضب کا شکار ہو جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی ہدایت کے لیے ایک شخص کو رسول بنا کر بھیجا جنہوں نے توحید کی دعوت دی۔ لیکن انہوں نے اس کی تکذیب کی تو اللہ نے انہیں شدید سزا کی لپیٹ میں لے لیا۔ اس طرح اس قصے سے نبی کی لائی ہوئی دعوت کو قبول کرنے، اسے حق ماننے اور اس پر ثابت قدم رہنے کی ترغیب ملتی ہے کیونکہ اسی میں انسان کی بھلائی ہے۔
- قوم ثمود نے بھی اللہ کی طرف سے بھیجے گئے نبی کی تکذیب کی، ان سے معجزہ طلب کیا جب اللہ نے معجزہ دکھا دیا تو اس کی بے حرمتی کی۔ اور اس کا انکار کیا اور اللہ کی نعمتوں کی ناشکری کی تو اس کے نتیجے میں وہ تباہی و بربادی کا شکار ہو گئے۔ اس واقعے سے اللہ کے حضور توبہ و استغفار کی ترغیب ملتی ہے کیونکہ جو توبہ سچے دل سے کی جائے وہ بارگاہ الٰہی میں قبولیت کا درجہ رکھتی ہے۔ جب انسان عہد کر لے کہ دوبارہ نہیں دہرائے گا تو بڑے سے بڑا گناہ معاف ہو جاتا ہے۔
- حضرت ابراہیمؑ خلیل اللہ کی زندگی میں تمام لوگوں کے لیے بہترین اسوہ موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ علیہ السلام کا امتحان لینے کے لیے آپ کو وہ بیٹا قربان کرنے کا حکم دیا جو آپؑ کو بڑھاپے میں ملا تھا۔ آپؑ اللہ کے حکم آگے بلا جھجک فوراً تیار ہو گئے۔ حضرت اسماعیلؑ نے بھی یہی جواب دیا کہ ابا جان آپ کو جو حکم ہوا ہے کر گزریئے۔ اس واقعے سے اہل ایمان کو اللہ کے لیے ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ قربانی خواہ مال کی ہو یا اولاد کی ہو، جان کی ہو یا ہجرت کرنے سے متعلق ہو اللہ کی رضا کا باعث بنتی ہے۔
- حضرت لوطؑ کے واقعے سے مہمان نوازی اور مہمانوں کی عزت و تکریم کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ ان کے واقعے سے مہمانوں کو ہر ممکن طریقے سے آرام پہنچانے اور انہیں تکالیف سے بچانے کا درس ملتا ہے۔ جب فرشتے ان کے پاس خوبصورت نوجوانوں کی شکل میں آئے تو آپؑ کو

[20] al-Aʿrāf 7:13.

بد کردار قوم کی طرف سے خطرات لاحق ہو گئے۔ مہمانوں کی عزت و آبرو کی حفاظت کے لیے بہت فکر مند ہوئے اور قوم کی بیٹیاں نکاح کے لیے پیش کر دیں اور ان کی حفاظت کے لیے ہر ممکن وسیلہ اختیار کیا۔ اس طرح اس واقعے سے واضح ہوتا ہے کہ مہمانوں کی ہر قسم کی حفاظت کرنا میزبان کے ذمہ ہے۔ اس کو اپنی ذمہ داری خوش اسلوبی سے پورا کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔

◈ حضرت شعیبؑ کے قصے سے ایمانداری پر قائم رہنے کا سبق حاصل ہوتا ہے۔ دوسروں کو دھوکہ دینا، ملاوٹ کرنا، ناپ تول میں کمی کرنے جیسے اخلاقی جرائم سے بچنے کی ترغیب ملتی ہے۔ ان جرائم سے بچ کر انسان دنیاوی اور اخروی زندگی میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے۔

◈ حضرت یعقوبؑ کے اسوہ میں اللہ پر کامل یقین کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ اس سے یہ سبق ملتا ہے کہ مایوسی گناہ ہے۔ مشکل وقت میں صبر و رضا کا مظاہرہ کرنا چاہیے جس طرح حضرت یعقوب﷤ نے حضرت یوسف اور بنیامین کی جدائی میں کیا تھا۔ شدید غم کی حالت میں بھی رحمت الٰہی سے اُمید نہیں توڑی بلکہ اپنے بیٹوں کو کہا کہ اللہ کی رحمت سے نااُمید نہ ہو۔

ابن کثیرؒ نے قصص الانبیاء میں بیان کیا ہے:

> ”حضرت یعقوبؑ کے اسوہ میں ان لوگوں کے لیے درس عبرت ہے جو بیٹوں کی جدائی یا اولاد نہ ہونے پر اللہ کی رحمت سے نااُمید اور مایوس ہو جاتے ہیں اور دین و ایمان کے لٹیروں، کالے علم، لوٹا گھمانے والے شعبدہ بازوں سے امیدیں وابستہ کر لیتے ہیں۔ قبر قبر ٹھوکریں کھاتے دین و دنیا سے محروم ہوتے ہوئے دکھائی دیتے ہیں۔“[21]

◈ حضرت ایوبؑ کے قصے سے مومنوں کو اللہ کی رضا پر راضی رہنے اور صبر کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ آپؑ نے بیماری کی حالت میں اس صبر کا مظاہرہ کیا جس کی تعریف اللہ تعالیٰ نے خود قرآن مجید میں کی ہے۔ اپنی تکلیف میں اللہ ہی کی طرف رجوع کیا۔ اس کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں پہلے سے بھی زیادہ مال و اولاد سے نوازا۔ اس واقعے سے کسی بھی آزمائش میں اللہ ہی کی طرف رجوع کرنے اور اسی سے مدد مانگنے کی ترغیب ملتی ہے کیونکہ وہی بہتر کارساز ہے۔

◈ حضرت یونسؑ کے قصے سے ہر دکھ، تکلیف، پریشانی اور مصیبت میں اللہ ہی کو پکارنے اور اسی سے التجا کرنے کی ترغیب ملتی ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ ہلکی سے ہلکی آواز بھی سنتا ہے اور بڑی سے بڑی دعا بھی قبول کرتا ہے اور غم سے نجات دیتا ہے۔ اس کے علاوہ داعیان الی اللہ کو صبر و ثبات اور عزم و حوصلے کا درس ملتا ہے۔ انہیں ثابت قدم رہتے ہوئے اپنا مشن جاری رکھنا چاہیے اور جلد بازی سے اجتناب کرنا چاہیے۔

◈ حضرت موسیٰؑ کے قصے سے فخر و غرور اور ظلم و ستم سے اجتناب کرنے اور اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرنے کی ترغیب ملتی ہے۔ جب قوم کی ناشکری اور ظلم و ستم حد سے بڑھ گیا تو حضرت موسیٰؑ نے مظلوم قوم کے سربراہ کی حیثیت سے ظالموں کے خلاف بد دعا کی۔ اللہ مظلوم کی بد دعا فوراً قبول کر لیتا ہے۔ جیسا کہ ارشادِ نبوی ﷺ ہے:

((اتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ، فَإِنَّهَا لَيْسَ بَيْنَهَا وَبَيْنَ اللَّهِ حِجَابٌ))[22]

”مظلوم کی بد دعا سے بچو کیونکہ اس کی قبولیت اور اللہ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہے۔“

◈ حضرت داوٗدؑ کے قصے سے عبادت و ریاضت کا درس ملتا ہے۔ آپؑ بہت زیادہ اپنے رب کی عبادت کرنے والے تھے۔ اس کے علاوہ آپؑ کے قصے سے اہل ایمان کو جرأت و بہادری کا سبق بھی ملتا ہے۔ آپؑ نے جالوت کو قتل کیا جو آپؑ کا بے مثال کارنامہ ہے۔

---

[21] Ibn Kathīr, Qiṣaṣ al-Anbiyāʾ (mutarjim: ʿImrān Ayyūb), (Fiqh al-Ḥadīth Publications, 2007), 333.
[22] al-Bukhārī, Abū ʿAbd Allāh Muḥammad ibn Ismāʿīl, al-Jāmiʿ al-Ṣaḥīḥ, Kitāb al-Maẓālim, Bāb al-Ittiqāʾ wa-l-Ḥadhar min Daʿwat al-Maẓlūm, ḥadīth no. 2448, Dār al-Salām li-l-Nashr wa-l-Tawzīʿ, al-Riyāḍ, 1999.

◈ حضرت عیسیٰؑ کے قصے سے عیسائیوں کے باطل عقائد کا رد ہوتا ہے اور خالص توحید کی جانب ترغیب دلائی گئی ہے۔ حضرت عیسیٰؑ اللہ کے نبی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے پیدا فرمایا۔

◈ اصحاب الجنہ کے قصے سے اللہ کا شکر ادا کرنے اور لوگوں کو ان کا حق دینے کی ترغیب ملتی ہے۔ کیونکہ جو شخص اپنی دولت کو انفرادی ملکیت سمجھتا ہے اور احکام الٰہی سے بے پرواہ ہو جاتا ہے وہ اللہ کے غضب کا مستحق قرار پاتا ہے۔ باغ والوں نے اللہ کا شکر ادا کرنے کی بجائے کفران نعمت کیا جس کا نتیجہ یہ نکلا کہ وہ باغ والے اپنے باغ کی نعمتوں سے محروم ہو گئے۔ اس طرح اس واقعے سے حقوق اللہ اور حقوق العباد کی ترغیب دلائی گئی ہے۔

◈ قرآن مجید میں بیان کردہ اصحابِ کہف کے قصے کے مطالعے سے یہ بات ذہن نشین ہو جاتی ہے کہ جب آدمی کے دین وایمان کو کسی ظالم کی جانب سے خطرہ لاحق ہو جائے تو اس جگہ کو چھوڑ کر دوسری جگہ منتقل ہو جانا چاہیے تاکہ وہاں سکون کے ساتھ اللہ کی عبادت کی جاسکے۔ دوسرا یہ کہ جس طرح اللہ ان کو صدیوں سلانے کے بعد جگانے پر قدرت رکھتا ہے اسی طرح اللہ کا وعدہ سچا ہے قیامت کے آنے میں کوئی شبہ نہیں ہے۔

◈ واقعہ اصحاب الفیل سے باغی وسرکشی سے بچنے اور اللہ کی وحدانیت پر قائم رہنے کی ترغیب ملتی ہے کیونکہ جو جماعت اپنی سرکشی میں حد سے بڑھ جاتی ہے وہ عبرت ناک انجام کا شکار ہوتی ہے۔

خلاصہ بحث

قرآن مجید کا اسلوب دعوت انتہائی حکیمانہ اور انسانی فطرت کے موافق ہے۔ ترغیب اور ترہیب کے متوازن استعمال سے قرآن نے انسان کو نیکی کی طرف راغب کیا اور گناہ سے روکا ہے۔ قصص القرآن اس دعوت کا مرکزی ستون ہیں جو سابقہ انبیاء، اقوام اور واقعات کے ذریعے عبرت و نصیحت پیش کرتے ہیں۔ یہ قصے تاریخ کی محض تفصیل نہیں بلکہ ہدایت، سبق اور اخلاقی اصلاح کا ذریعہ ہیں۔ ان میں اللہ کی رضا، جنت کی نعمتوں کی خوشخبری اور گناہ کے سنگین انجام سے تنبیہ کا توازن موجود ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے بھی دعا میں اصرار اور رغبت کی تلقین فرمائی۔ یہ اسلوب انسان کے دل میں نیکی کا شوق اور گناہ سے خوف پیدا کرتا ہے۔ نتیجتاً قرآن کی یہ ترغیبی وترہیبی حکمت آج بھی انتہائی موثر ہے اور فرد و معاشرے کی روحانی واخلاقی تربیت کا بہترین ذریعہ ہے۔

تجاویز وسفارشات

* جامعات کے نصاب میں شمولیت: قرآن مجید کے ترغیب وترہیب کے اسلوب اور قصص القرآن کے موضوع کو اصول تفسیر اور اسلوب بیان قرآن کے نصاب میں لازمی مضمون کے طور پر شامل کیا جائے تاکہ طلبہ اس کی دعوتی تاثیر سے آگاہ ہوں۔
* تحقیقی مقالات کی حوصلہ افزائی: معاصر محققین کو چاہیے کہ ترغیب وترہیب کے قرآنی اسلوب کو عصری نفسیات اور مواصلاتی علوم کے تناظر میں مزید تحقیقی مقالات تیار کریں۔
* دعوتی تربیت کے پروگرامز: مساجد، مدارس اور دعوتی اداروں میں ترغیب وترہیب کے متوازن استعمال پر خصوصی تربیتی ورکشاپس منعقد کی جائیں تاکہ خطباء اور دعاۃ اس حکمت سے مستفید ہوں۔
* انگریزی اور دیگر زبانوں میں ترجمہ و تشریح: اس موضوع پر انگریزی اور دیگر عالمی زبانوں میں جامع کتابیں اور تراجم تیار کیے جائیں تاکہ غیر مسلم معاشروں تک بھی قرآن کی دعوتی تاثیر پہنچے۔

☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆☆

Bibliography / کتابیات

* Ibn Ḥajar al-ʿAsqalānī, *al-Mukhtaṣar fī al-Targhīb wa-l-Tarhīb* (Mumbai: Dār al-ʿIlm, 2007).
* ʿAbd al-Karīm Zaydān, *Uṣūl al-Daʿwah* (Baghdad: Dār al-Risālah, 1396 AH).
* Jumʿah Amīn ʿAbd al-ʿAzīz, *al-Daʿwah: Qawāʿid wa-Uṣūl* (Cairo: Dār al-Daʿwah, 1999).
* Muslim ibn al-Ḥajjāj, *Ṣaḥīḥ Muslim* (Nishā pūr: Dār al Khilāfā al-ʿIlmīya, 1330 AH). Kitāb al-Dhikr wa-l-Duʿāʾ wa-l-Tawbah wa-l-Istighfār, Bāb al-ʿAzm bi-l-Duʿāʾ wa-lā yaqūl in shiʾta, ḥadīth no. 6811.
* ʿAbd al-Hādī ʿAbd al-Khāliq al-Madanī, *Uṣūl al-Daʿwah* (al-Saʿūdiyyah: Dāʿī Aḥsāʾ Islamic Center, 2005).
* Ibn Kathīr, *Qiṣaṣ al-Anbiyāʾ* (Lāhaur: Fiqh al-Ḥadīth Publications, 2007).
* ʿUmar Sulaymān al-Ashqar, *Qiṣaṣ al-Ghayb* (ʿAmmān: Dār al-Nafāʾis, 2007).
* Shāh Walī Allāh al-Dihlawī, *al-Fawz al-Kabīr fī Uṣūl al-Tafsīr* (Lāhaur: Maktabah Qurʾāniyyāt, 1995).
* ʿAbd al-Raʾūf Ẓafar, *ʿUlūm al-Qurʾān* (Lāhaur: Nashriyāt, al-Ḥamd Market, 2017).
* Ḥifẓ al-Raḥmān Saywāharvī, *Qiṣaṣ al-Qurʾān* (Lāhaur: Idārah Ishāʿat Dīniyyāt, 2000).
* Ibn Kathīr, *Qiṣaṣ al-Anbiyāʾ* (Lāhaur: Fiqh al-Ḥadīth Publications, 2007).
* Muḥammad ibn Ismāʿīl al-Bukhārī, *Ṣaḥīḥ al-Bukhārī* (al-Riyāḍ: Dār al-Salām li-l-Nashr wa-l-Tawzīʿ, 1999).